میرے آقا کا ایک پُرانا مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مکرمی مولوی نور محمد صاحب۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔ اما بعد نامہ گرامی آں مخدوم پہونچا۔ یہ عاجز بوجب کم فرصتی و مشغولی ملاقات بعض احباب و نیز بوجہ ضعف طبیعت اب تک جواب لکھنے سے قاصر رہا۔ اب بھی اس قدر طاقت و فرصت نہیں۔ کہ مفصل لکھوں صرف مجمل طور پر عرض کرتا ہوں کہ اگرچہ یہ عاجز اپنی حالت کی رو سے فی الواقعہ نہائت آلودہ دامن اور ناچیز اور ہیچ ہے اور جس قدر بدظنی کی جاوے تھوڑی ہے من آنم کہ من دانم۔ لیکن اگر رنج ہے تو اس قدر ہے کہ جس بنا پر آپ اور آپکے ان بزرگوں نے جن کے رویا اور کشف آپکے زعم خام میں قطعی اور یقینی ہیں۔ جن میں وحی انبیاء کی طرح ایک ذرہ خطاء اور غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس احقر عباد پر کذب اور افتراء کا الزام لگایا ہے اور آپنے اپنے گمان میں بہت کچھ فساد اور شرک اور کفر کی حالت کو بہ نسبت این احقر تسلیم کر لیا ہے ایسا یقین مسلمانوں کی حالت سے بعید ہے۔ اللھم اصلح امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب آپ کو اور آپکے بزرگوار کو بڑی دہشت میں اسی خواب نے ڈالا ہے۔ کہ جو بقول آپ کے اس بزرگ نے دیکھی ہے۔ جس میں ان کے تخیلہ پر ایسا ظاہر ہوا۔ کہ گویا یہ عاجز ایک جھوٹے[1] پر سوار ہے۔ اور گلے میں زنار ہے اور جھوٹے کی دُم کی طرف منہ ہے اور پھر ان بزرگ نے یہ دیکھا کہ یہ عاجز ایک ریچھ کی کھال پر بیٹھا ہوا ہے اور اس پر قرآن شریف رکھا ہوا ہے۔ اور پھر ایک دوسرے بزرگ نے بقول آپکے اس عاجز کی پیشانی میں فرق دیکھا ان دونوں خوابوں کی صورت پر نظر کرکے سیرت حسن ظن اسلامی کو آپنے چھوڑ دیا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے رب کریم نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ ظن مومنین اور مومنات کا اپنے بھائیوں سے بخیر ہونا چاہیئے اس تاکید کو یک لخت بھول گئے اور بڑے دعوے کی زبان کھولی۔ کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے برادرم آپ ناراض ہو جاویں۔ یہ کلمہ کفر سے کچھ کم نہیں۔ کاش اگر آپ کو کچھ سمجھ ہوتی۔ کسی مومن کی نسبت ایسی ایسی عبارات سے کفر یا شرک یا فسق اور افتراء کا یقین کرنا اور یہ کہنا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ پرہیزگار اور نیک شعار اور نیک طبیعت مسلمانوں کا ہرگز طریق نہیں۔ ومن الناس من یقول اٰمنّا وما ھم بمومنین نہ معلوم آپ اور آپکے بزرگوار کہاں سے اور کس سے سن آئے۔ کہ جو صورت مثالی خواب یا کشف میں مشہود ہو وہی صورت حقیقت مقصود ہو جاتی ہے کیونکہ تمام معبرین کا اسی پر اتفاق ہے کہ ہر ایک نوع رویا اور کشوف میں اکثر یہی اصول ہے۔ کہ جو امور حسیہ اور مثالیہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ اپنی ظاہری شکل پر حمل نہیں کیے جاتے کیونکہ وہ تمام معانی ہیں۔ جن کہاں صورتوں سے بوجہ من الوجوہ مناسبت ہو اور یہ مناسبت ہے کہ جو صرف بوجہ اعتقاد رائے قوت متخیلہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اپنے دشمن کو سانپ کیصورت میں دیکھتا ہے سو یہ نہیں کہ سانپ کی صفات ذمیمہ فی الحقیقت اس دشمن میں موجود ہیں۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ دشمن اپنی واقعی حالت کی رو سے پارسا اور نیک آدمی ہو۔ اور صرف رائے کے خبث اعتقاد نے سانپ کی صورت پر اس کو کر دیا ہو اور کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ کہ جو معانی صور مثالیہ میں متشکل ہو کر قوت متخیلہ پر ظاہر ہوتے ہیں وہ شخصی رائے کی خود اپنی حالت ہوتی ہے اور جس خبث اور فساد کی کسی دوسرے کی نسبت وہ رائے دیتا ہے حقیقت میں وہ تمام خبث اور فساد اس کے اپنے ہی نفس میں بھرا ہوا ہے۔ جو فطرتی طور پر آئینہ صفت ہوتا ہے وہ آئینہ کی طرح وہ خبث اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہ جو نہائت بدشکل ہے۔ جب وہ اپنی صورت آئینہ میں دیکھیگا۔ تو ضرور اس کی شکل کا عکس آئینہ میں پڑے گا۔ اب یہ بات نہیں۔ کہ آئینہ بدشکل ہے بلکہ باعث نہائت صفائی کے اس میں انعکاس بدشکلی کا ہو گیا ہے۔ اسی جہت سے محققین علم تعبیر لکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ خالی ہیں وہ باعث آئینہ صفت ہونے کے محل انعکاسی صفات ہو جایا کرتے ہیں اسی وجہ سے قدیم سے یہ تحریر ہوتا چلا آیا ہے۔ کہ اکثر کفارہ فجارہ نے یا ایسوں نے جن کا خاتمہ بد تھا۔ انبیاء اور اولیاء کو خواب اور فاسد حالتوں میں دیکھا ہے اور آخر انجام ایسے لوگوں کا بد ہوا ہے اور کفر پر مرے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ ایک بزرگ مولوی فضل احمد نام نے کہ جو موضع فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔ اور ایام خورد سالی میں اس احقر

[1] جھوٹا بھینسے کو کہتے ہیں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر۔ پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر چھپکر شائع ہوا)

کتبہ احقر محمد[illegible]

ایک آدمی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خراب حالت میں دیکھا اور لباس و وضع و مکان و حالت وغیرہ امور میں نالائق باتیں مشاہدہ کیں۔ اور مولوی صاحب فرمانے لگے۔ کہ اس خواب کے سننے سے مجھے بہت انقباض ہے اور ہر چند اس وسوسے کو دُور کرتا ہوں۔ مگر بے اختیار ہوں۔ تب میں نے امام زین العابدین وغیرہ کے اقوال ان کو پڑھ کر سنائے۔ اور معتبر رسائل تعبیر کے کھول کر ان پر ظاہر کیا کہ اس پلید باطن نے اپنے ہی نفس کو دیکھا ہے۔ نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس کا خاتمہ بد ہوگا۔ تب مولوی صاحب سنکر بہت خوش ہوئے اور ان کا تمام قبض دور ہوگیا۔ اور فرمانے لگے۔ کہ وہ شخص کچھ تھوڑی مدت کے بعد عیسائی بھی ہوگیا اور یہ خاتمہ کی بدی پر قوی علامت ہے اور نیز مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو اس عمدہ تعبیر کی ہرگز خبر نہ تھی۔ اب مجھ کو بہت بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ سچ ہے کہ بغیر علم کے انسان اندھا ہوتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جو شخص نبیوں کو خراب حالت میں دیکھتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے ہی نفس کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ سر اس میں یہ ہے۔ کہ جو شخص اپنے نفس سے فانی ہے۔ وہ باعث اپنی شفقت کے کہ جو اس کو عباد اللہ سے ہے۔ دوسروں کی حالت پر کہ جن میں وہ شخص خود بھی داخل ہو ایسا ہی دردمند ہے۔ کہ جیسا خود صاحب درد کو ہونا چاہیئے پس اس جہت سے شخصی رائے کی حالت ناقصہ اس صاحب کمال میں کہ جو بوجہ نہایت شفقت محو فی الخلق ہے بطور انعکاس دکھائی دیتی ہے۔ اور سادہ لوح کو یہ دھوکا لگتا ہے۔ کہ واقعی طور پر یہ حالت اس میں موجود ہے۔ اور کبھی اس کا باعث یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کسی شخص کا حال اور مقام دریافت کرنے کے لئے باطنی طور پر توجہ کرتا ہے اور وہ شخص جس کا حال دریافت کرنا منظور ہے شخص متوجہ کی نظر سے بہت دور ہوتا ہے۔ ناچار نظر باطنی کے تکان کی وجہ سے کچھ اپنے ہی حالات ظاہر ہو جاتے ہیں جیسے ایک شخص جو آسمان کی طرف نظر کرتا ہے تو آسمان بوجہ دُور ہونے کے اس کو نظر نہیں آتا لیکن اپنی ہی آنکھوں کی کبودی سامنے آسمان میں دکھائی دیتی ہے اور دھوکہ سے نادان آدمی یہ خیال کر لیتا ہے کہ آسمان برنگ کبود ہے۔ حالانکہ وہ ایک پاک اور نورانی جوہر ہے تو اسی طرح نقصان توجہ سے بھی دھوکے لگتے رہتے ہیں جنمیں سلب ایمان کا خطرہ ہے۔

اب قصہ کو مختصر کر کے گذارش کرتا ہوں کہ جو آپکے بزرگوار نے خواب دیکھا ہے وہ تعبیر کے رُو سے نہایت عمدہ خواب ہے کاش آپکے بزرگوار اور نیز آپ کو کچھ حصہ علم تعبیر سے ہوتا دونوں تہلکہ بدظنی سے بچ جاتے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زنار کا باندھنا مستور الحال کے لئے اسباب پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف کے صاحب عزم ہے وہ کسی کاروبار سے نہ تھکیگا جب تک اپنے دشمنوں سے انصاف نہ لے اور گاؤمیش سے قوم لایعقل اور نفس پرست ذلیل ہو جاوینگے اور حق ظاہر ہو جاویگا اور یہ جو اس بزرگ نے دیکھا۔ کہ سواری کی حالت میں دُم کی طرف منہ ہے یہ اعراض عن الجاہلین کیطرف اشارہ ہے یعنی جاہلوں سے منہ پھیرا ہوا ہے اور ان کے جاہلانہ شور و غوغا کیطرف التفات نہیں۔ سو دم کی طرف منہ کرنے سے یہی مراد ہے۔ کہ جاہلوں سے اعراض کیا ہوا ہے اور آیت اعرض عن الجاہلین پر عمل ہے اور دوسری خواب پہلی خواب کی تائید میں ہے ریچھ سے مراد احمق اور سفلہ آدمی ہے کہ جو ریچھ کیطرح ناحق اوبھتے ہیں اور ریچھ کی کھال پر بیٹھنا تسلط تام سے مراد ہے اور ریچھ کی کھال اس کے اخلاق ذمیمہ کا پردہ ہے جس پردہ کو خداوند کریم بذریعہ اس عاجز کے فاش کریگا اور یہ جو دیکھا کہ قرآن شریف اس کھال پر رکھا ہوا ہے۔ اسکی تعبیر یہ ہے کہ محبت قرآنی لیسے ریچھوں پر قائم ہو جاویگی۔ گویا قرآن شریف اس کھال پر رکھا گیا اور فرق بینائی سے اندوہ و حزن مراد ہے کہ بوجہ شفقتاً علیٰ خلق اللہ طاری حال ہے چنانچہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ معبروں نے شخص مستور الحال کے لئے یہی تعبیر لکھی ہے اور حوالہ اس آیت کا دیا ہے۔ وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم۔ یہ تعبیر اول کشف صریح کے ذریعہ سے اور پھر ابن سیرین وغیرہ کے معتبر اقوال سے یہ بات پایہ صداقت پہنچگئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک افسوس کہ آپ کو ان قطعی اور یقینی الہامات کے کہ جو مخالفوں کی شہادت سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کچھ ہدایت نہ ہوئی۔ کیا صدہا انوار یقینیہ قطعیہ کے سامنے کسی کی پیش جاتی ہے خدا تعالیٰ اس امت پر رحم کرے اور مرض خفاش سیرتی کہ جو ظلمت سے پیار اور نور سے بغض رکھنے کا موجب ہوا ہے آپ سے دور فرماوے۔ والسلام علےٰ ارباب الصدق والدین

سورخہ یکم مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ

عزیزہ امۃ الحی کی آمین

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزہ امۃ الحی سلمہا اللہ بنت حضرت امیر المومنین نے قرآن مجید ختم کیا۔ شاکراً لانعمہ مومن کوئی موقعہ اظہار شکر کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتا بالخصوص یہ تقریب ہی ایسی تھی کہ اس پر میرے مخدوم و مکرم استاد مولانا مولوی نور الدین صاحب لیسے محب قرآن مجید کو نہایت مسرت ہونی چاہیئے کیونکہ آپکے لئے بڑی خوشی کا وقت وہ ہوتا ہے۔ جب آپ درس دے رہے ہوں چنانچہ اس پیرانہ سالی میں باوجود دیگر مشاغل کے سات رکوع کا ترجمہ معہ تفسیر اندرون خانہ و باہر مسجد میں سناتے ہیں۔ اور پھر یہی فرماتے ہیں۔ کہ میں کوئی تکان محسوس نہیں کرتا بلکہ پیاس باقی رہتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ اور پڑھاؤں یہی وجہ ہے۔ کہ اس مبارک تقریب پر عزیزہ امۃ الحی کی اماں نے مدرسۃ البنات کی لڑکیوں کو دعوت دی۔ اور شیرینی تقسیم کی اور استانی کو انعام و اکرام سے نوازا میں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتی ہوں۔ کہ اس عاجزہ کو اپنے استاد و پیر و مرشد کی خدمتگزاری کی (جس میں اپنی کمزوریوں کیوجہ سے بہت کچھ قاصر رہی ہوں) کچھ کچھ توفیق بخشی۔ اور میں تہ دل سے دُعا کرتی ہوں۔ کہ الٰہی حضرت مسیح موعود اور اوس کے خلیفہ مسعود کے آل اطہار کو قرآن مجید کا عالم اور اس کی اشاعت کرنے والا بنایو۔ اور ان میں ایسے لیسے پاک نفوس پیدا کرتے رہیو جو اس پاک کلام کو اخلاص سے پہنچانیوالے اور اس پر عمل کرنے والے ہر اک جہان کے لئے امام و ہادی ہوں اور اس کمزور و مظلوم فرقہ اناث کے سچے ہمدرد ہوں سب بہنیں دعا کریں۔ آمین یا رب العالمین

رقیمہ نیاز۔ اہلیہ اکمل مدرسۃ البنات۔ قادیان

ڈاک کے انتظام میں خرابی

ہم ڈاکخانجات کے صاحب سپرنٹنڈنٹ و پوسٹماسٹر جنرل کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ قادیان کی ڈاک کی روز افزوں ترقی نے افسران بالا کو دو دفعہ ڈلیوری کرنے کیطرف متوجہ کیا تھا جس سے یہاں کی پبلک بہت ہی خوش ہوئی کیونکہ جو ڈاک بٹالہ رکی رہتی اور دوسرے روز دس بجے پہنچتی وہ اب اسی شام کو پہنچنی ممکن ہوگئی اسیواسطے یکہ والوں کو ان کا یکہ تانگا (جو پہلے سے خیال میں محکمہ ڈاک کو بہت ہی گراں پڑا ہو) روپیہ دیا گیا یعنی للعہ مگر افسوس کہ انکی سستی یا بے پروائی نے پبلک کو محکمہ ڈاک کی اس مہربانی سے بہت کم مستفید ہونے دیا ڈاک کو غیر معمولی طور پر لیٹ لایا جاتا ہے۔ ایک طرف بجائے ۶ بجے کے ساڑھے دس بجے تک بعض اوقات یکہ نہیں پہنچتا۔ دوسری طرف سات بجے شام تک

نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خراب حالت میں دیکھا اور لباس وضع ومکان وحالت وغیرہ اُمور میں نالائق باتیں مشاہدہ کیں۔ اور مولوی صاحب فرمانے لگے۔ کہ اس خواب کے سننے سے مجھے بہت انقباض ہے اور ہر چند اس وسوسے کو دُور کرتا ہوں۔ مگر بے اختیار ہوں۔ تب میں نے امام زین العابدین وغیرہ کے اقوال ان کو پڑھ کر سنائے۔ اور معتبر رسائل تعبیر کے کھول کر ان پر ظاہر کیا کہ اس پلید باطن نے اپنے ہی نفس کو دیکھا ہے۔ نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس کا خاتمہ بد ہوگا۔ تب مولویصاحب سنکر بہت خوش ہوئے اور ان کا تمام قبض دور ہوگیا۔ اور فرمانے لگے۔ کہ وہ شخص کچھ تھوڑی مدت کے بعد عیسائی بھی ہوگیا اور یہ خاتمہ کی بدی پر قوی علامت ہے۔ اور نیز مولویصاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو اس عمدہ تعبیر کی ہرگز خبر نہ تھی۔ اب مجھ کو بہت بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ سچ ہے کہ بغیر علم کے انسان اندھا ہوتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جو شخص نبیوں کو خراب حالت میں دیکھتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے ہی نفس کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ سر اس میں یہ ہے۔ کہ جو شخص اپنے نفس سے فانی ہے۔ وہ باعث اپنی شفقت کے کہ جو اس کو عباد اللہ سے ہے۔ دوسروں کی حالت پر کہ جن میں وہ شخص خود بھی داخل ہو ایسا ہی دردمند ہے۔ کہ جیسا خود صاحبِ درد کو ہونا چاہیئے پس اس جہت سے شخصی رائے کی حالت ناقصہ اس صاحب کمال میں کہ جو بوجہ نہائت شفقت محو فی الخلق ہے بطور انعکاس دکھائی دیتی ہے۔ اور سادہ لوح کو یہ دہوکا لگتا ہے۔ کہ واقعی طور پر یہ حالت اس میں موجود ہے۔ اور کبھی اس کا باعث یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کسی شخص کا حال اور مقام دریافت کرنے کے لئے باطنی طور پر توجہ کرتا ہے اور وہ شخص جس کا حال دریافت کرنا منظور ہے شخص متوجہ کی نظر سے بہت دور ہوتا ہے۔ ناچار نظر باطنی کے تکان کی وجہ سے کچھ اپنے ہی حالات ظاہر ہو جاتے ہیں جیسے ایک شخص جو آسمان کی طرف نظر کرتا ہے تو آسمان بوجہ دُور ہونے کے اس کو نظر نہیں آتا لیکن اپنی ہی آنکھوں کی کبودی سامنے آسمان میں دکہائی دیتی ہے اور دہوکہ سے ناواقف آدمی یہ خیال کر لیتا ہے کہ آسمان برنگ کبود ہے۔ حالانکہ وہ ایک پاک اور نورانی جوہر ہے تو اسی طرح نقصان توجہ سے بھی دہوکے لگتے رہتے ہیں۔ جسمیں سلب ایمان کا خطرہ ہے۔

اب قصہ کو مختصر کر کے گذارش کرتا ہوں کہ جو آپکے بزرگوار نے خواب دیکھا ہے وہ تعبیر کے رُو سے نہائت عمدہ خواب ہے کاش آپکے بزرگوار اور نیز آپ کو کچھ حصہ علم تعبیر سے ہوتا دونوں تہلکہ بدظنی سے بچ جاتے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زنار کا باندھنا مستور الحال کے لئے اصابت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف صاحب عزم ہے وہ کسی کاروبار سے نہ تھکیگا۔ جب تک اپنے دشمنوں سے انصاف نہ لے اور گاؤمیش سے قوم لایعقل اور نفس پرست ذلیل ہو جاوینگے اور حق ظاہر ہو جاویگا اور یہ جو اس بزرگ نے دیکھا۔ کہ سواری کی حالت میں دُم کی طرف منہ ہے یہ اعراض عن الجاہلین کیطرف اشارہ ہے یعنی جاہلوں سے منہ پھیرا ہوا ہے اور ان کے جاہلانہ شور وغوغا کیطرف التفات نہیں۔ سو دم کی طرف منہ کرنے سے یہی مراد ہے۔ کہ جاہلوں سے اعراض کیا ہوا ہے اور آیت اعرض عن الجاہلین پر عمل ہے اور دوسری خواب پہلی خواب کی تائید میں ہے ریچھ سے مراد احمق اور سفلہ آدمی ہے کہ جو ریچھ کیطرح ناحق ادب جھتے ہیں اور ریچھ کی کھال پر بیٹھنا تسلط تام سے مراد ہو اور ریچھ کی کھال اس کے اخلاق ذمیمہ کا پردہ ہے جس پردہ کو خداوند کریم بذریعہ اس عاجز کے فاش کریگا اور یہ جو دیکھا کہ قرآن شریف اس کھال پر رکھا ہوا ہے۔ اسکی تعبیر یہ ہے کہ محبت قرآنی ایسے ریچھوں پر قائم ہو جاویگی۔ گویا قرآن شریف اس کھال پر رکھا گیا اور فرق بینائی سے اندوہ وحزن مراد ہو کہ جو شفقتاً علیٰ خلق اللہ طاری حال ہے چنانچہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ معبروں نے شخص مستور الحال کے لئے یہی تعبیر لکھی ہے اور حوالہ اس آیت کا دیا ہے۔ وابیضت عیناہ من الحزن ھو کظیم ۔ یہ تعبیر اول کشف صریح کے ذریعہ سے اور پھر ابن سیرین وغیرہ کے معتبر اقوال سے یہ بات پایہ صداقت ہو پہنچگئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک افسوس کہ آپ کو ان قطعی اور یقینی الہامات سے کہ جو مخالفوں کی شہادت سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کچھ ہدائت نہ ہوئی۔ کیا صدہا انوار یقینہ قطعیہ کے سامنے کسی کی پیش جاتی ہے خدا تعالیٰ اس امت پر رحم کرے اور مرض خفاش سیرتی کہ جو ظلمت سے پیار اور نور سے بغض رکھنے کا موجب ہوا ہے آپ سے دور فرماوے۔ والسلام علےٰ ارباب الصدق والدین

مورخہ یکم مارچ سنہ ۸۴ء مطابق ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ

عزیزہ امۃ الحی کی آمین

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے عزیزہ امۃ الحی سلمہا اللہ بنت حضرت امیر المؤمنین نے قرآن مجید ختم کیا۔ شاکراً لانعمہ مومن کوئی موقعہ اظہار شکر کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتا بالخصوص یہ تقریب ہی ایسی ہے کہ اس پر میرے محترم ومکرم استاد مولانا مولوی نور الدین صاحب ایسے محب قرآن مجید کو نہائت مسرت ہونی چاہیئے کیونکہ آپکے لئے بڑی خوشی کا وقت وہ ہوتا ہے۔ جب آپ درس دے رہے ہوں چنانچہ اس پیرانہ سالی میں باوجود دیگر مشاغل کے سات رکوع کا ترجمہ معہ تفسیر اندرون خانہ وباہر مسجد میں سناتے ہیں۔ اور پھر یہی فرماتے ہیں۔ کہ میں کوئی تکان محسوس نہیں کرتا بلکہ پیاس باقی رہتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ اور پڑھاؤں یہی وجہ ہے۔ کہ اس مبارک تقریب پر عزیزہ امۃ الحی کی اماں نے مدرسۃ البنات کی لڑکیوں کو دعوت دی۔ اور شیرینی تقسیم کی اور استانی کو انعام واکرام سے نوازا میں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتی ہوں۔ کہ اس عاجزہ کو اپنے استاد وپیر ومرشد کی خدمتگزاری کی (جس میں اپنی کمزوریوں کیوجہ سے بہت کچھ قاصر رہی ہوں) کچھ نہ کچھ توفیق بخشی۔ اور میں تہ دل سے دُعا کرتی ہوں۔ کہ الٰہی حضرت مسیح موعود اور اوس کے خلیفہ مسعود کے آل اطہار کو قرآن مجید کا عالم اور اس کی اشاعت کرنے والا بنائیو۔ اور ان میں ایسے ایسے پاک نفوس پیدا کرتے رہیو۔ جو اس پاک کلام کو اخلاص سے پہونچانیوالے اور اس پر عمل کرنے والے ہر اک جہان کے لئے امام وہادی ہوں اور اس کمزور ومظلوم فرقہ انکے سچے ہمدرد ہوں سب بہنیں دعا کریں۔ آمین یارب العالمین

رقیمہ نیاز ۔ اہلیہ اکمل مدرسۃ البنات ۔ قادیان

ڈاک کے انتظام میں خرابی

ہم ڈاکخانجات کے صاحب سپرنٹنڈنٹ وپوسٹماسٹر جنرل کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ قادیان کی ڈاک کی روز افزون ترقی نے افسران بالا کو دو دفعہ ڈلیوری کرنے کیطرف متوجہ کیا تہا جس سے یہاں کی پبلک بہت ہی خوش ہوئی کیونکہ جو ڈاک بٹالہ رکی رہتی اور دوسرے روز دس بجے پہونچتی وہ اب اسی شام کو پہونچنی ممکن ہوگئی اسیواسطے یکہ والوں کو ان کا منہ مانگا (جو میرے خیال میں محکمہ ڈاک کو بہت ہی گراں پڑا ہو) روپیہ دیا گیا یعنی ۱۵۰ مگر افسوس کہ انکی سستی یا بے پروائی نے پبلک کو محکمہ ڈاک کی اس مہربانی سے بہت کم مستفید ہونے دیا ڈاک کو غیر معمولی طور پر لیٹ لایا جاتا ہے۔ ایک طرف بجائے ۹ بجے کے ساڑھے دس بجے تک بعض اوقات یکہ نہیں پہونچتا۔ دوسری طرف سات بجے شام تک

نبی کریمؐ کے مشاغل

امیر المومنین نے فرمایا مسلمانوں میں سستی و کاہلی اسقدر بڑھ گئی ہے کہ وہ کچھ کام نہیں کرتے۔ اگر ان میں سے کوئی تھوڑا سا کام کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ سر کھجلانے کی فرصت نہیں۔ ہماری سرکار کو کس قدر مشاغل تھے۔ ان کا بیان وسیع ہے۔ پانچوقت کی پابندی کے ساتھ نمازوں کی امامت بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔ (۲) پھر آپ فوجوں کی کمانڈ کرتے (۳) تمام ملک کے واحد جج تھے۔ ان کے مقدمات کا فیصلہ خوب سوچ سمجھ کر کرتے (۴) تمام صیغوں کا انتظام آپ ہی کے ذمے تھا۔ (۵) قانون کے کام۔ مال کے کام۔ سب ہی کا بار اُٹھایا تھا۔ با این ہمہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا یہ حال ہے۔ کہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد مسجد میں پڑھ رہے تھے۔ میں بھی ساتھ جا ملا۔ آپنے سورہ بقرہ شروع کر دی۔ میں سمجھا کہ چند رکعتوں میں ختم کریں گے۔ تو آپنے تمام بقرہ ختم کر لی میں رکوع کا امیدوار تھا۔ مگر آپنے آل عمران پڑھنا شروع کی اور اُسے بھی ختم کر لیا۔ پھر سورہ نسا پھر سورہ مائدہ جب جا کر رکوع کیا۔ اب تو کوئی دو رکعت تہجد پڑھے۔ تو دن بھر اونگھتا رہتا ہے۔ بلکہ یہاں تک دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ معمولی کاموں کے واسطے فرض نماز تک نہیں پڑھتے۔ پھر قوے کی سنو اکہ آٹھ نو بیبیاں ہیں۔ سب ہی خوش ہیں اور وہ بھی بڑھاپے کے عالم میں۔ ۵۲ برس کی عمر تک ایک بی بی کے ساتھ بسر کی۔ تا دنیا پر ظاہر ہو۔ کہ آپ حفاظت نفس پر کس قدر قادر ہیں اور پھر نو بیبیاں تا ثابت ہو کہ آپکے قوے کس قدر مضبوط ہیں۔ اب تو کسی کی ایک بی بی ہو۔ تو وہ نماز فجر پڑھنے میں سستی کرتا ہے۔ مگر آپ تہجد کے پابند ہیں اور وہ بھی معمولی اٹھک بیٹھک نہیں بلکہ سورہ مائدہ تک ایک ایک رکعت میں۔

چوکس آپ ایسے ہیں کہ ایک دفعہ مدینہ میں شور ہوا صحابہ بھی بڑے ہوشیار تھے۔ تیاری کرنے لگے۔ کہ شاید کوئی غنیم ہے یا جنگ۔ طلحہ نے دیکھا۔ کہ میرا گھوڑا طویلہ میں نہیں۔ جب باہر نکلے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی گھوڑا دوڑائے واپس آ رہے تھے۔ اور فرمایا۔ چنداں فکر کی بات نہیں۔

پھر علاوہ نمازوں کے ان کے بعد دعائیں جس قدر ہیں وہ کوئی ذرا ختم کر کے دکھلائے۔ ایک شخص ہر ادعیہ ماثورہ سب ادعیہ نبویہ پڑھتا ہے۔ صبح سے لیکر چاشت کا وقت آجاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ پھر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کہ برابر کام کر رہے ہیں سونے کیوقت جو دعائیں ہیں ان کے لئے بھی وقت چاہیئے۔ بلکہ آپنے کروٹ بدلنے پر بھی ارشاد فرمایا کہ یہ وظیفہ پڑھا جانے۔

آپ کی قوت قدسیہ کا یہ بے مثل نمونہ ہے۔ کہ دس برس کے عرصہ میں آپنے تمام ملک کو مسلمان کر لیا یہاں تک کہ ایک بھی کافر نہیں رہا۔ دنیا میں بڑے بڑے فاتح گذرے ہیں۔ مگر کوئی ہے۔ جو آپکے مقابل میں پیش کیا جا سکے سکندر۔ نپولین۔ تیمور بڑے فاتح تھے مگر وہ لوگوں کے قلوب فتح نہیں کر سکے۔ اور نہ اپنے لئے اتنا اخلاص پیدا کیا کہ ان کے قدموں پر سب جانیں نثار کریں اور سب کچھ چھوڑ کر ایک دین میں آجاویں اور پھر اس غریبی اور یتیمی میں کہ نہ کسی شاہی گھرانے میں ہیں۔ نہ ساز سامان ہے بلکہ اپنے وطن سے نکلنا پڑا ہے۔ چند لوگ ساتھ میں جو اپنے گھروں سے اپنے مالوں سے بے دخل ہیں سب اہل ملک ان کے خون کے پیاسے ہیں۔

کھانے کا یہ حال ہے۔ کہ آپ گھر میں آئے دیکھا عائشہ صدیقہ کچھ کھا رہی ہیں۔ پھر شام کو آئے۔ اتفاق سے اس وقت بھی کچھ کھا رہی تھیں۔ فرمایا سبحان اللہ۔ صبح سے شام تک کھانا ہی کھانا۔ عائشہ صدیقہ نے عرض کیا۔ وہ صبح کا کھانا تھا یہ شام کا۔ فرمایا اچھا دو وقت ہی لوگ کھاتے ہیں آپنے کوئی چیز کبھی اہتمام کے ساتھ اپنے واسطے نہیں پکوائی یہ چند باتیں ہیں۔ اگر اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف پر نظر کرو۔ تو صاف کھل جائے۔ کہ آپ بے مثل خاتم کمالات انسانیت تھے۔ اور ختم نبوت آپ ہی کی شان کے شایان تھی۔

اعلان منجانب آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

آیندہ سالانہ اجلاس کانفرنس جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے آخر ہفتہ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں بمقام ناگپور ممالک متوسط منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں ملک کے مختلف صوبوں کی ضروریات کے لحاظ سے مسلمان آبادی کی تعلیمی بہبود کے متعلق جو جو رزولیوشن پیش کرنا مقصود ہوں ان کے فراہم کرنے اور اُنپر غور کرنے کا وقت قریب آپہنچا ہے۔ لہذا جملہ بزرگان قوم کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ سالانہ اجلاس کے موقعہ پر جو جو رزولیوشن وہ پیش کرنا چاہیں اون کا مسودہ جسقدر جلد ممکن ہو۔ کانفرنس کے صدر دفتر میں روانہ فرمادیں حسب قاعدہ یہ رزولیوشن ایک اسپیشل کمیٹی میں بمقام علی گڈہ پیش ہونگے جس میں مقامی ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی شامل ہونگے جو جو رزولیوشن سالانہ اجلاس میں پیش ہونے کے قابل ہوں گے وہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی میں پیش ہو کر بعد منظوری پروگرام ہوں گے۔ جو صاحب رزولیوشن بھیجیں وہ حتی المقدور یہ بھی ضرور تحریر فرمادیں۔ کہ آیا وہ خود اس رزولیوشن کی تحریک یا تائید کریں گے اور بشرطیکہ نہ کرے وہ کس کو اس رزولیوشن کا محرک اور موید بنانا موزوں سمجھتے ہیں جہاں تک ممکن ہو جس صوبہ کے متعلق رزولیوشن ہو اوسی صوبہ کے اصحاب میں سے محرک اور موید ہونا زیادہ مفید ہوگا۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس طرف توجہ فرمائی جاوے۔

المشتہر۔ آفتاب احمد۔ آنریری جائنٹ سکرٹری آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس۔ علی گڈہ۔

تف ہے ایسی اخبار نویسی پر

آریہ اخبار پرکاش لاہور لکھتا ہے "آریہ سماج میں بعض اخباروں کی ہستی محض مسلمانوں ہی کو گالیاں دینے کیوجہ سے ہے ... ... تف ہے ایسی اخبار نویسی پر۔ کیوں اس پیشہ کو بدنام کرنے والے اپنی روزی کا کوئی اور ذریعہ نہیں کر لیتے۔ یہ پیٹ کے بندے نہیں جانتے کہ اپنی شر انگیز تحریروں سے خدا کے بندوں کے اندر نفاق ڈال کر گناہ عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں یہ سخت عذاب میں ڈالے جاوینگے۔ انھیں اپنے کرموں کا پھل ملیگا۔ لعنتی ہیں وہ جو اپنے پیٹ کی خاطر پرماتما کے پتروں کو آپس میں لڑاتے ہیں۔

بدر میاں پرکاش نے اسجگہ ان آریہ اخباروں کے نام نہیں لکھے۔ غالباً مراد مسافر آگرہ۔ ارجن لاہور وغیرہ سے ہوگی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں میں بھی اس قسم کے اخبار ہیں جیسا کہ اہل حدیث امرتسری اپنی زندگی اسی میں دیکھتا ہے۔ کہ احمدیوں کو کچھ نہ کچھ گالیاں سنا کر اخبار کی رونق کو قائم رکھے ہم تو پرکاش کی طرح اہل حدیث کو اس وجہ سے کوسنا نہیں چاہتے کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ آخر وہ بھی حضرت مسیح موعود کی جوتیوں کے طفیل بھلی نہیں تو بری طرح ہی سہی اپنا پیٹ بھر لیتا ہے سو بھر لینے دو۔ ہمارا کیا بگڑتا ہے۔

پولیٹیکل قاعدہ امن کی ابجد

ہمارے دوست حکیم محمد حسین قریشی صاحب احمدی موجد دوا ے مفرح عنبری ساکن حویلی کابلی مل لاہور۔ گورنمنٹ برطانیہ کی

خیرخواہی اور وفاداری کے خیالات کی اشاعت میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ اور اس مطلب کے واسطے مفید رسالے تصنیف کرکے عمدہ اور خوشخط چھپوا کر اکثر مفت تقسیم کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حال میں انہوں نے ایک نئے پیرایہ میں سی حرفی کی طرز پر ایک رسالہ بنام پولیٹیکل قاعدہ یا امن کی ابجد شائع کیا ہے جو صاحب موصوف سے مندرجہ بالا پتہ پر مل سکتا ہے۔ اس سی حرفی میں سے ایک حرف بطور نمونہ ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔

س۔ سوال یہ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص یا فرقہ امن کی زندگی بسر کرسکتا ہے۔ جو دوسری قوموں کو فنا کی زیر سے نکال دینے میں اپنی راحت سمجھتا ہو۔ اگر زمانۂ ماضی ایسی شہادت دینے سے عاجز ہو تو اپنے مستقبل کو خوبصورت بنانے کے لئے آج ہی فکر کرو۔

ڈاک و لائٹ

یورپ سے شراب کس طرح چھوٹے

آسٹریلیا کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اطبائے یورپ نے تجربہ کے بعد اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ جو عورتیں شراب کی عادی ہو جاویں ان کا پھر درست ہونا نہایت مشکل ہے اگر مرد پچاس فیصدی شراب چھوڑ سکتے ہیں۔ تو عورتیں پانچ فیصدی بھی چھوڑ سکتیں۔

چونکہ یورپ میں شراب کی عادت عورتوں میں بھی رائج ہو چکی ہے۔ اس واسطے اطبائے یورپ کو ایسے تجارب کا اربعہ مناسبہ قائم کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس کوشش میں ہیں۔ کہ یورپ سے شراب نوشی دور ہو جائے۔ مگر جب تک وہاں دین یسوعی کی انجیل ان کے خداوند یسوع کا معجزہ متعلق افزونی شراب ان کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اور عشاء ربانی میں پادریوں کا پیالہ اس کے جواز کا فتویٰ دے رہا ہے۔ تب تک اس کا چھوٹنا مشکل ہے۔ یورپ کی ٹمپرنس سوسائٹیاں اگر دل و جان سے کوشش کرکے انسان پرستی کو اپنے ممالک سے ہٹا کر خالص اسلامی توحید کو وہاں قائم کر دیں۔ تو ایسی فروعی خرابیاں خودبخود دور ہو جاویں۔ دانا آدمی کا کام ہے کہ جڑ کو پکڑے۔ تب شاخیں خودبخود قابو میں آجاتی ہیں۔

علاج مدقوق

ایک ولائتی اخبار لکھتا ہے کہ مدقوق کا بہترین علاج اور دق کی انجیل میں سب سے بڑے مسائل کھلی ہوا اور سادہ زندگی ہیں۔

گلسٹ مسیح

ہمارے دوست گلسٹ کے نام سے واقف ہیں۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

المنجی کا اشتہار اس کے متعلق نکلا تھا اس کے بعد وہ ایسی گمنامی کے گڑھے میں گرا اور اپنے مکان کی چار دیواری میں ایسا گھرا۔ کہ انگلینڈ کے جفاکش خبر رسان کبھی اس کے متعلق کوئی خبر نہیں لکھ سکے یا یوں کہنا چاہیئے کہ وہ ایسا خاموش ہوا کہ کبھی کوئی خبر اس کے متعلق شائع کرنے کے قابل نہ ہوئی۔ سوائے اس کے کہ ایک دفعہ اس کے پاس رہنے والی ایک لڑکی کو حمل ہو گیا تھا اور اسے اس ملک کے قانون کے مطابق عدالت میں لکھنا پڑا۔ کہ یہ میرے نطفہ سے ہے اور اس عورت سے میرا نکاح اگرچہ بظاہر نہیں ہوا لیکن در اصل عالم بالا میں ہو چکا تھا۔ اس کے بعد اب ایک اخبار میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک شخص ریڈ نام جو اس کا سکرٹری تھا اور جان و دل سے اس پر قربان تھا۔ اور رات دن اس کے پاس رہتا تھا۔ فوت ہو گیا ہے اسکی وفات اسکی بیوی کی وفات کے غم میں بتلائی جاتی ہے جو اس سے چند روز پہلے مری تھی۔

صبر

میں نے اپنی ایک صادقہ بہن کا مضمون جو آپ نے زیر صبر سے لکھنے کے قابل تھا پڑھا۔ نہایت خوشی ہوتی کہ میری بہنوں میں سے اپنی ایک ایسی لائق بہن ہے جو ہم کو بھی اپنے ساتھ ایسی ہی لائق بنانا چاہتی ہے جیسی کہ آپ ہیں۔ شکر الحمد للہ۔ اے غفور رحیم ان کی لیاقت اور ہمت میں برکت دیجیئو۔ چند سطور صبر کے مضمون پر مجھے بھی لکھنے کی جرأت ہوئی۔ معزز بہنوں! صبر ایک ایسی شے ہے۔ جو اوّل کڑوے کی طرح پہلے کڑوی ہوتی ہے لیکن اس کا ثمر نہایت شیریں ہوتا ہے۔ اگر کسی کا رشتہ دار یا بچہ یا زن و خاوند انتقال کرتا ہے۔ تو انسان بے فائدہ آہ و زاری کرتا ہے۔ آپ خیال فرماویں۔ کہ وہ شخص گریہ زاری سے واپس تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر رونے اور پیٹنے سے کیا حاصل۔ ایک شخص ہاتھ سے گیا۔ دوسرے رو پیٹ کر اپنی جان پر عذاب لینا......میرے خاوند کریم جس نے یہ نعمت ہم کو چند دنوں کے لئے عطا کی تھی اور ایک طرح کی امانت دی تھی ہم کو روتے دیکھ کر کہتا ہے۔ کہ میں نے انکو ایک طرح کی امانت اور عطیہ عطا کیا تھا۔ لیکن انھوں نے شکر نہیں کیا۔ اور وہ میرے واپس لے جانے پر تاسف کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ خائن ہیں جو دوسرے کی امانت نہیں دینا چاہتے۔ بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ہم پر رحم کرے اور اور عطیہ فرماوے۔ الٹا ناراض ہو جاتا ہے اور ہم کو اس کے عوض میں سزا دیتا ہے کہ یہ خائن ہیں۔ برعکس اس کے اگر صبر کیا جاوے اور بخوشی اس خدا تعالیٰ کی امانت اس کے حوالے کی جاتی تو اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے اور ہم اس کے عطیہ فرمانے کے سبب شکر کریں۔ نماز اور روزہ میں کوشش کریں اور اسکی عبادت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ہم کو اس عطیہ سے بڑھ کر عطیہ دے گا۔ کسی کا مقولہ کیا خوب ہے۔

صبر گرچہ تلخ است ولے بر شیریں دارد

بعض جگہ مشہور ہے۔ کہ اگر کسی کو ایک دو وقت روٹی نہ ملے تو اس کو کہتے ہیں۔ کہ بڑا صابر ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ صابر کی یہ تعریف ہے جو مصداق اس شعر میں ہے۔

صابر وہ ہے بلا میں جو شکر خدا کرے

باوجودیکہ بہت سی مصیبتوں کا سامنا ہو اور ہر طرح تنگی ہو انسان کی وہاں کچھ بھی پیش نہ چلتی ہو۔ بعض بے وقوف شخص گھبرا کر ایسے موقع پر شیطان کے پیرو ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے ناحق یہ مصیبتیں نازل کی ہیں۔ گویا کہ خدا ہمارا مہربان نہیں ہے۔ نعوذ باللہ۔ ایسے شخصوں کو ہمیشہ مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے موقع پر جو صابر ہوتا ہے۔ وہ کوئی پیروی نہیں کرتا۔ بلکہ خداوند کریم کا شکر یہ عوض کرتا ہے۔ نیز وہ دل میں خیال کرتا ہے۔ یہ مصیبتیں میرے گناہوں کی ہیں۔ شاید سے ہے کہ خدا تعالیٰ میرے گناہوں کو یہی سزا دے کر معاف فرماوے۔ سو بہنوں میری یہ دست بستہ عرض ہے کہ صبر کی زنجیر کو آپ ہاتھ سے نہ دیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جاوے اور ہم پر دقتیں نازل کرے۔ آپ ہمیشہ اپنے خدا کو راضی رکھنے کی کوشش کریں۔ خدا کا نازل شدہ قرآن شریف پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ نماز۔ روزہ پڑھیں اور رکھیں۔ اپنے خاوندوں کی تابعداری اپنا ایک فرض منصبی خیال کریں۔ آخیر میں میری دعا ہے کہ اے خدا واحد تو لاشریک ہے۔ آج تک تیرا کوئی شریک نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ تیری ہم پر بہت سی نعمتیں ہیں لیکن افسوس ہماری زبانیں تیرا شکریہ ادا نہیں کرسکتیں اور نہ ہی تیری حمد کرسکتی ہیں تو ہمیں وہ قوت عطا کر کہ ہم تجھ کو اس قوت کے ذریعے دیکھ لیں۔ گو تیری صنعتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تو بڑا قادر ہے ہر ایک شے پر لیکن ہم عاجزوں پر رحم کر اور ہمیں صبر عطا فرما۔ ہر ایک مصیبت میں سوائے تیرے شکر کے اور کوئی کلمہ بیہودہ ہماری زبان سے نہ نکلے۔ آمین ثم آمین

(الراقمہ۔ منزجان محمد احمدی سید گسٹبل ؟ از منٹگمری)

مسیح موعودؑ سچا ہے

میں تحصیل صوابی سرحدی پشاور کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد احمدی خیالات کے ہیں۔ مگر میں اپنی والدہ کی زیر تربیت احمدیوں کا سخت مخالف تھا مجھے ہمیشہ یہ سنایا جاتا کہ یہ لوگ نمازیں نہیں پڑھتے اور ان کا قرآن شریف جدا ہے اور بالکل اسلام سے تعلق نہیں رکھتے

تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ میرے والد قادیان میں آئے میں پشاور مایم۔ بی ای سکول میں پڑھتا تھا۔ میرے دل میں ایک سخت جوش اٹھا۔ کہ میں قادیان دیکھ آؤں۔ یہاں آیا تو سخت گھبرایا۔ مگر میں نے چاہا کہ کچھ دن رہ کر دیکھوں کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں اور میرے والد نے مجھے میری مرضی پر چھوڑ دیا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب سے میں بہت ڈرا کہ مجھے احمدی نہ بنالیں۔ ان کو بھی خبر ہو گئی۔ مجھے بلا کر کہا۔ ہم تمہیں کبھی اشارۃً بھی ایسا نہیں کہیں گے۔ اور نہ ہماری عادت ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ کسی ماسٹر صاحب یا کسی طالب علم نے مجھے اشارۃً بھی میرے مذہب کی بات نہیں کی۔ مگر تھوڑے دنوں میں ان کے نیک نمونے اور ہر وقت خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی باتوں نے اور نمازوں کی پابندی نے میرے دل پر گہرا اثر کر لیا۔ اور مجھے حسن ظن پیدا ہوا۔ اور مجھے تحقیق کا شوق ہوا۔ ایک صاحب نے اس بارے میں میری مدد کی اور اوروں نے مجھے سمجھایا۔

دلیل اول۔ کہ مرزا صاحب نے اگر جھوٹا دعوے کیا تو اسکی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ وہ وجہ دنیا کمانا ہو سکتی ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے۔ کہ باوجودیکہ اس قدر روپیہ آیا۔ کیا انہوں نے کوئی جائداد خاص اپنے لئے خود یا اپنی اولاد کے لئے تجویز کی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ سب کچھ دین کی اشاعت میں خرچ کیا۔ اور باقی معاملات سے اپنے تئیں اپنی زندگی میں الگ رکھا اور کمیٹی کے سپرد کام ہے (اور اپنی اولاد کے لئے گدی نشینی کا حکم نہ دیا۔) کیا ایک دنیا دار یہ ایثار یہ للہیت یہ قربانی دکھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مقبرہ بہشتی کے متعلق حکم ہے کہ دسواں حصہ جائداد کا وصیت کرنیوالے اس میں دفن ہونگے وہ سب مال بھی اشاعت اسلام میں لگانے کا ارشاد ہے۔

(دلیل دوم) پھر اڑھائی سال پہلے اپنی وفات کی خبر الوصیت میں شائع کی۔

(دلیل سوم) جب کہ قادیان ایک گاؤں کی حیثیت میں تھا اور آپ کو کوئی جانتا نہ تھا آپ نے پیشگوئی کی۔ کہ یہاں لوگ دور دور سے اپنی خوشی رضا کے ساتھ آئیں گے۔ آدمی کو ایک دن اپنی زندگی کا بھروسہ نہیں۔ مگر اس نے فرمایا کہ میری زندگی میں ایسا ہوگا۔ کہ مجھے ایک عظیم الشان جماعت دیجاویگی۔ اور دنیا کے کناروں سے لوگ آئیں گے اور پھر یہی سمجھایا کہ دیکھو تم بھی ایک نشان ہو تم کو کس نے بلایا۔ باوجود مخالفت ہونے کے مجبور ہو کر تم یہاں چلے آئے۔ اس طرح میرے سامنے ایک انگریز مسلمان ہو کر آسٹریلیا سے آیا۔ اس گاؤں میں کوئی قابل دید منظر نہیں پس وہ کونسی کشش ہے جو لوگوں کو کھینچ لئے آتی ہے۔

(دلیل چہارم) میاں مبارک احمد صاحب کے مزار پر لکھا ہے کہ خدا نے فرمایا کہ یہ چھوٹی عمر میں فوت ہو جاویگا۔ چنانچہ میں نے تریاق القلوب میں دیکھا کہ اس کی وفات سے پانچ برس پہلے یہ خبر لکھی ہے۔ اور ضمیمہ انجام آتھم میں اس کی پیدائش کی خبر ہے۔ اسی طرح اور باتیں بھی ہیں۔ اگر میں بیان کروں تو ایک دفتر درکار ہے یہ باتیں سنکر مجھے یقین ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب خدا کی طرف سے امام مقرر ہو کر آئے۔ اور انہوں نے اپنی تعلیم سے جو نیک جماعت پیدا کی ہے ان کے نمونہ نے مجھے یقین دلایا۔ کہ حقیقی اسلام انہی میں ہے۔ اس لئے میں نے بیعت کر لی۔ کمترین سعد اللہ جان بن محمد شریف اللہ تحصیل صوابی ضلع پشاور۔

> ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
> زیر او گنج کرم بنہادہ است

یہ عجیب بات ہے کہ قرآن مجید کی جس آیت پر کوئی منکر اعتراض کرتا ہے وہیں معارف کا خزانہ ہوتا ہے چند نکات عرض کرتا ہوں تا دیانندی سمجھیں کہ ہمارا اسلام کے خدا اور اس کی پاک کتاب اور اس کے برگزیدہ رسول کے اس قدر محامد ہیں کہ ہمیں کسی کے معائب کیطرف متوجہ ہونیکی فرصت ہی نہیں اور نہ کسی سے جنگ و جدال کا موقعہ۔ مگر کیا کریں ان دیانندیوں نے ہمیں جنگ مدافعت پر مجبور کیا ہے۔ امن کا شہزادہ آیا اس نے پیغام صلح دیا۔ پر ان نادانوں نے قدر نہ کی۔ پھر بھی ہم خدا کے فضل سے ناامید نہیں قریب ہے کہ وہ انا کنا لخاطئین کہتی ہوئی اس کے آستانہ فیض پر جھکیں اور لا تثریب علیکم الیوم کی آواز سنیں۔

(۱) مصدقا لما معکم۔ اس تصدیق کے یہ معنے نہیں کہ جو کچھ بائیبل۔ وید وغیرہ کتب میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ بلکہ یہ تصدیق انہی معنوں میں ہے جن میں ایک پٹواری یا گرداور کے کام افسر اعلیٰ کرتا ہے اور عام محاورہ میں اسے تصدیق بولتے ہیں یعنی جو درست ہوا اسے درست کہنا اور جہاں غلطی ہو اسکی اصلاح کرنا چنانچہ قرآن مجید نے ان باتوں کی تائید کی جو اچھی تھیں اور جو امور غلط طور پر رائج ہو گئے تھے انہیں بقدر ضرورت اصلاح کر دی۔

(۲) لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ۔ شریر مخالف کہتا ہے کہ اس آیۃ سے صرف یہی ثابت ہے کہ نماز کیوقت شراب پیو اس سے اول و آخر بے شک پی لو۔

خدا جانے یہ مفہوم مخالف کہاں سے نکالتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ تمام اقوام میں (چنانچہ آجکل بھی دیکھا جاتا ہے) دربار شاہی میں باریابی ایک بڑی عزت خیال کیجاتی ہے اور کسی صاحب امتیاز کو دربار میں داخل نہ ہونے دینا اسکی ہتک شدید ہے خدا تعالیٰ شرابیوں کے لئے اعلان فرماتا ہے کہ وہ ہمارے دربار میں آنے نہ پائیں۔ دیکھئے شرابی کی کیسی ذلت ہے۔ قرآن مجید میں کوڑمغزوں کے لئے زیادہ صراحت کے ساتھ ہی فاجتنبوہ۔ انہ من عمل الشیطٰن فرما دیا۔ لیکن میرے نزدیک یہی ایک آیۃ حرمت شراب کے لئے کافی تھی۔

(۳) سورہ فاتحہ میں چار آیتیں ہیں۔ اور با ایں ہمہ یہ ایسی جامع سورۃ ہے کہ اسی سے تمام مذاہب کا رد ہو سکتا ہے۔ اور صرف رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ کہنے میں ہی آریہ۔ عیسائی اور ہمچو قسم مذاہب کی تردید ہو جاتی ہے اور لفظ الحمد للہ ہی سے شیعہ کے عقیدہ فاسدہ کا ابطال بھی ہو جاتا ہے۔ کہ جس کے گرد و پیش منافق ہی منافق ہوں اس کے منہ سے شرح صدر کے ساتھ الحمد للہ نکل نہیں سکتا۔ اور یہی الحمد للہ ختم نبوۃ کی دلیل ہے کیونکہ ہر شخص اپنے محسن کا شکریہ اس صفت کے لئے کرتا ہے جسکی ماتحت اس نے کوئی انعام پایا۔ مگر رسول اللہ اپنی زبان سے فرماتے ہیں الحمد للہ ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہو جس سے ثابت ہوا کہ آپ پر تمام قسموں کے انعام ہو گئے اور کوئی کمال مدارج انسانی و مراتب نبوت باقی نہیں رہا۔ اسیواسطے آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔

(۴) ولقد یسرنا القرآن للذکر۔ کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے قرآن تمہاری نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے۔ اگر تم لوگوں کو دنیا کی تمام کتب میں سے مفید و سچائی کی باتوں کا انتخاب کرنا پڑتا۔ تو ساری عمر اسی میں صرف ہو جاتی اور پھر بھی کتاب کامل نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے خود یہ کام کیا کوئی صداقت کسی مذہب میں نہیں۔ جو اس کتاب میں نہ ہو۔ گویا ہم نے اپنے فضل سے تمہارے لئے آسان کر دیا ہے۔

دروغ گو را تا بہ خانہ باید رسانید

ایک شیعہ معترض کا جواب

جناب ایڈیٹر صاحب بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بدر کی کسی گذشتہ اشاعت میں زیر عنوان تصدیق ایمان صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روایت مندرجہ کتاب مجالس المومنین سے زبانی حضرت سلمان فارسی کیفیت ایمان لانے حضرت صدیق اکبر ہدیہ ناظرین کی گئی تھی۔ اس روایت کے متعلق ایک شیعہ صاحب نے اپنے خط میں اعتراض کئے ہیں جن کا جواب ذیل میں معروض ہے بحول اللہ وقوتہ تعالے۔

معترض۔ "علامہ شوستری نے اس روایت کو کشکول سید حیدر علی آملی سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت کو کتب مشائخ تصوف اہلسنت سے نقل کیا ہے نہ یہ روایت کتاب شیعہ کی ہے نہ اس کا روائی کوئی شیعہ ہے بلکہ صوفیوں کی روایت ہے جو تمام تر غلط اور کذب ہے یعنی وضعی روایت ہے" بالفاظہ

مجیب۔ مجالس المومنین جو میرے سامنے رکھی ہوئی ہے اس میں شروع روایت مذکور میں یہ الفاظ ہیں۔ حیدر بن آملی در کتاب کشکول آوردہ کہ در روایت مشائخ حدیث از عبد اللہ بن عفیفہ از پدر او مرویست اب معترض صاحب کا یہ بیان کہ مشائخ تصوف اہلسنت کی روایت ہے غلط ہو جاتا ہے کیونکہ اصلی الفاظ مشائخ حدیث مندرج ہیں۔ نہ مشائخ تصوف نہ صرف مشائخ بلکہ مشائخ حدیث۔ پھر تعجب ہے۔ کہ انہوں نے ان الفاظ سے مشائخ تصوف اہلسنت کسطرح مراد لے لی پس جبکہ یہ روایت مجالس المومنین جیسی کتاب میں درج ہو اور اس کے متعصب لعن نے حیدر بن آملی کی کشکول سے اسکو نقل کیا ہو اور اسکے راوی مشائخ حدیث قرار دئے ہوں پھر یہ کہنا کہ نہ یہ روایت کتاب شیعہ کی ہے۔ نہ اسکا کوئی راوی شیعہ ہے بلکہ صوفیوں کی روایت ہے بے انصافی نہیں تو کیا ہے اس معترض صاحب نے کس نعت کی کتاب سے تسلی کر لی ہے کہ مشائخ حدیث کے معنے مشائخ تصوف اہلسنت ہیں۔ تو اسکا پتہ ونشان بتلانا چاہئے۔ روایت سے انکار ہی کرنا تھا تو اپنا قدیمی عذر گناہ بدتر از گناہ یعنی تقیہ کا حیلہ پیش کر کے اپنا دل ٹھنڈا کر لیتے تحقیق وتنقید کے میدان میں ڈینگ لگانے سے اندیشہ ہے کہ منہ کی نہ کھا جائیں

معترض۔ سلیمان فارسی کو اگرچہ بہت سی بشارتیں حضرت کی نبوت کی ملی تھیں جس سے وہ عجم سے عرب میں آئے مگر مدینہ میں آکر تباہ ہو گئے وہاں ایک یہودی نے انکو غلام بنا لیا جس سے حضرت صلعم کی حضوری انکو بعد از ہجرت ہوئی۔ اور سلیمان فارسی مشرف بایمان ہوئے ۔۔۔ ہجری میں دیکھو تاریخ خمیس۔ رسول اللہ نے اس یہودی سے خرید کر کے انکو آزاد کیا۔ اسوجہ سے حضرت سلمان فارسی نہ جنگ بدر میں شریک ہو سکے نہ جنگ احد میں بلکہ سب سے پہلے جو جنگ انکو نصیب ہوئی وہ جنگ خندق ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسلام حضرت ابو بکر بعد ہجرت رسول ہوا یعنے بعد از بعثت تیرہ چودہ یا پندرہ سال بعد تو ہمارا کیا نقصان ہے۔ اسکو آپ سمجھیں جو حضرت ابو بکر کو سابق بالایمان کہتے ہیں۔

مجیب۔ مجھکو اس روایت کے بیان کرنے سے زیادہ تر جناب صدیق کی ذاتی وجاہت ولیاقت اور عرب میں انکی تعظیم وتکریم قبل از اسلام کا جتلانا منظور تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ اچھی طرح ثابت ہو گئی۔

یہی تقدیم وتاخیر قبول اسلام جناب صدیق وسلمان۔ اس شبہ کا جواب بھی جو خود علامہ شوستری نے دیا ہے۔ نقل کیا جاتا ہے چنانچہ اس روایت کے بعد وہ لکھتے ہیں مخفی نماند کہ بعضی از مورخان انکار ملاقات سلمان با حضرت رسالت در اول بعثت نمودہ اند وایں انکار ناشی از جہل بحال سلمان است۔ یعنی بعض مورخوں نے جو انکار سلمان کی ملاقات کا شروع رسالت میں رسول صلعم کے ساتھ کیا ہے۔ وہ بباعث ناواقف ہونے حالات سلمان سے کیا ہے۔ اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ سلمان کی ملاقات کے بارہ میں خود شوستری صاحب کا کیا عقیدہ تھا۔ ساتھ ہی اسکی بھی تائید ہو جاتی ہے کہ اس روایت کو شوستری صاحب سنیوں کی روایت خیال کرتے تھے۔ یا شیعوں کی۔ ہاں شوستری صاحب کہیں معترض صاحب کے کان میں عالم خواب میں اس کے برخلاف کچھ پھونک گئے ہوں تو اور بات ہے ورنہ اصل کتاب مجالس المومنین سے تو ان کے خیال محال کی تائید نہیں ہوتی حضرت صدیق وسلمان کی تقدیم وتاخیر پر معترض صاحب تاریخ خمیس کے حوالے دیتے ہیں لیکن جو ان کے ائمہ کرام نے تفسیر آیۃ وان من شیعتہ لابراہیم سے ابراہیم علیہ السلام کا شیعہ علی ہونا بیان کیا ہے وہاں قرآن جیسی معتبر تاریخ کو بھی پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ یعنی اس آیت سے پہلے ذکر تو نوح علیہ السلام کا ہے اور اس کے بعد یوں ہے کہ ابراہیم ان کے شیعہ تھے یعنی نوح کے مگر شیعہ کا لفظ دیکھکر حامیان مذہب ایسے از خود رفتہ ہو گئے کہ اس ضمیر کا مرجع جناب علی کو قرار دیدیا۔ معترض صاحب کو تیرہ چودہ پندرہ سال کے آگے پیچھے ہو جانے کا تعجب ہے۔ مگر حضرت نوح اور ابراہیم اور جناب علی کے درمیان جو ہزاروں سال کا الٹ پھیر ہے۔ اسکی پرواہ ہی نہیں۔ ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا۔

پھر اگر سچ مچ یہ روایت صوفیوں کی ہے۔ تو جسطرح میں نے اسکو شیعوں کی کتابوں سے نقل کیا ہے۔ معترض صاحب پر لازم ہے کہ کسی کتاب سے اول سے آخر تک اس روایت کو نکال کر دکھائیں دوسرا مدعا اس روایت کا یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح جناب صدیق کو طامع اور محب ریاست ثابت کیا جاوے اور کوئی عقلمند مسلمان باور نہیں کر سکتا۔ کہ بغیر شیعوں کے ان خلیفۃ الرسول کے حق میں اہل تصوف اس پیرایہ میں کوئی روایت بیان کریں۔

معترض۔ رہا یہ کہ صدیق کے واقعی صدیق ہونے میں مدینۃ الرسول گواہ ہے۔ مدینہ تو ایمان ونفاق کل مدفونین مدینہ ہر گواہ ہے اور حضرت ابو بکر وعمر پر سب بڑھ کر ہے۔ کیونکہ روضہ رسول میں زبردستی بزور حکومت دفن ہو گئے"

مجیب۔ ہاں میں مکرر کہتا ہوں کہ صدیق کے واقعی صدیق ہونے میں مدینۃ الرسول گواہ ہے۔ کیونکہ مدینہ میں قرآن مجید سے عدم مجاورت رسول مقبول برائے منافقین مخذول ثابت ہے دیکھو آیۃ لا یجاورونک فیہا یعنے منافقین مدینہ کے اندر تیرے نزدیک نہ رہنے پائیں۔

پس یہ خدا کا فرض تھا۔ اور اس کے بعد رسول صلعم کا اور پھر بعد آپ کے سچے خلیفہ رسول کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ مدینہ کے اندر رسول کی مجاورت کا شرف منافقین کو نہ میسر ہوتا جو خلیفہ بلا فصل عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان کا مالک اور سلاح رسول صلعم کا وارث ہونیکا مدعی تھا۔ اس کا فرض تھا۔ کہ وہ اس حکم الہی کی تعمیل کرتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اگر اس نے حکم الہی کی تعمیل نہیں کی تو ماننا پڑیگا۔ کہ وہ وصی خدا ورسول ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ لوگوں کا ساختہ پرداختہ خلیفہ ہے باوجود اس کے بھی اگر شیعہ حسب اعتقاد خود جناب صدیق کو منافق جانتے ہیں۔ اور حکم خدا کے برخلاف ثابت کرنیکی جسارت سے نہیں شرماتے ہیں تو ان سے خدا سمجھے۔ بزور حکومت دفن ہونیکا جواب بھی اوپر آگیا۔ مگر اور بھی ذرا سن لو۔ قرآن مجید میں مومنین کو علاوہ دیگر انعام کے مساکن طیبۃ کا انعام بھی مذکور ہے اور مدینۃ النبی عام طور پر مدینہ طیبہ کر کے مشہور ہے۔ اور شیعوں کی احادیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ مکہ حرم خدا ہے۔ اور مدینہ حرم رسول ہے اور کوفہ حرم علی ہے پھر مکہ اور مدینہ کے فضائل قرآن میں بھی مذکور ہیں۔ مکہ کو حرم امن فرمایا۔ اور لا تقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا سے جس طرح مشرکین کو ممانعت تقرب حرم خدا کا حکم ہوا اسی طرح حرم رسول مدینہ کے واسطے حکم ہوا کہ منافق اس میں اے رسول تیرے نزدیک نہ پھٹکنے پاویں اور واللہ یعصمک من الناس سے بھی پایا جاتا ہے۔ کہ رسول صلعم کا وجود مسعود مشرکین جو نجس ہیں اور منافقین جنکو سورۃ توبہ میں رجس کہا گیا اور دوسری جگہ فاسق کہا گیا۔ ان کے قرب سے حیات اور ممات دونو حالتوں میں محفوظ ومصئون رہے۔ پس ظاہر ہے کہ یہ تو الہی وعدے اور بشارتیں ہیں۔ ان کے وارث سوائے مخلصین مومنین کے دوسرے مخالف ومنافق ہرگز نہیں ہو سکتے

اور نہ کبھی ... قرآن الہی وعدوں کا کوئی مخالف وارث ہوا ہے۔

افسوس ہے کہ جناب علیؓ حرم رسول میں جگہ نہ پا سکے لیکن کیا وعدہ اس دنیا میں آپکی ذات مبارک کے ساتھ پورا نہ ہوا شیخین تو بزور حکومت پہلوئے رسول مقبول میں مدفون ہوئے ہی۔ مگر جناب علیؓ کو کوفہ میں کس زور حکومت نے جا پہنچایا تھا۔ حرم خدا اور حرم رسول خدا کے فضل سے محفوظ مامون آباد ہیں۔ مگر علیؓ یعنی کوفہ کا نام ونشان بھی موجود نہیں ہے۔ حالانکہ بروایات شیعہ اگر نبی مشرق میں فوت ہو اور وصی مغرب میں ہو تو ضرور ہے کہ وصی بھی نبی کے پاس پہنچ جاوے اور اسکی قبر بھی وہیں ہو۔ مگر تبلاؤ تو سہی علیؓ کی قبر کہاں ہے اور نبی کی قبر کہاں ہے۔ پھر نبی کی قبر کے پاس جگہ پانے میں وہ شریک ہے۔ کہ ہر نماز میں درمیان اذان واقامت تحفۃ العوام صفحہ ۱۷۸ میں جس دعا کا حکم ہے اس میں یہ کلمات بھی ہیں۔ واجعل لی عند قبر نبیک مستقراً و قراراً یعنے اے خدا اپنے نبی کی قبر کے پاس ہمکو ٹھکانا دے۔ لیکن جس گروہ کے امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ پیروان امام کو کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اب تبلاؤ صدیق کی صداقت پر مدینۃ الرسول گواہ ہے یا نہ؟

معترض۔ اگر محض دفن ہو جانے سے انکی حقیقت ثابت ہو تو پھر بتوں کی بھی حقیقت ماننا پڑے گی جو اسوقت تک خانہ کعبہ پر قابض رہے۔ کہ جناب امیرؓ نے بحکم رسول انکو خارج کیا۔

مجیب۔ دفن ہو جانے کی حقیقت کا ثبوت اوپر آگیا ہے۔ اگر اسمیں کچھ حقیقت نہیں ہے۔ تو واجعل لی عند قبر نبیک مستقراً و قراراً کی آرزو عبث وفضول ہے۔ خانہ کعبہ میں جو بت رکھے رہے وہ قبل نبوت رکھے رہے بعد بعثت رسول صلعم آجتک نہ کوئی بت وہاں رہنے پایا نہ بت پرست اور شیخین تو نبی کی زندگی میں رسول صلعم کے رفیق رہے اور بعد وفات بھی پس اس رفاقت اور معیت کی تردید میں خانہ کعبہ والے بتوں کی مثال پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہ دے کہ کیا ہوا جو مشرک اب خانہ کعبہ میں نہیں جا سکتے پہلے جو صدہا سال کعبہ تمام کفار ومشرکین کا مرجع ومسکن رہ چکا ہے۔ پھر بے جان بتوں کو تو جناب علیؓ نے بحکم رسول خانہ کعبہ سے نکال دیا۔ جو چنداں مشکل نہ تھا۔ مگر افسوس ہے کہ زندہ بتوں کو باوجود حکم خدا لایجاورونک فیھا نہ نکالا۔

افسوس ہے شیعوں کی سمجھ پر کہ ایسے بودے اور بے اصل

عقائد پر مرتے ہیں۔ اور آیات بینات اور سچے واقعات پر غور نہیں کرتے اے رحیم وکریم خدا اپنے برگزیدہ نبی کی امت پر رحم کر اور ان شکوک وشبہات کی ظلمت دور کر کے ہمارے دلوں کو نور ایمان ونور صداقت سے بھر پور کر دے ہماری قوم سے تفرقہ بازی کو مٹا دے اور وحدت کی دولت نصیب کر دے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

دُعائے صحت۔ مین بہت مشکور ہون گا اگر سب احمدی برادران طریقت مولوی غلام محمد صاحب کی صحت کے لئے دُعا فرماوین گے جو کہ ایک مخلص درویش سیرت مین آپ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہین۔ قادیان مین

جنازہ غائب۔ (۱) خدا بخش سکنہ گولہ راہ (۲) والدہ امد ... چک سکندر (۳) زوجہ خان محمد اٹاوی (۴) نبی بخش خان صاحب ہریانہ پڑھا جاوے۔

یہ تولئے کن حضرات کے ہین

ایک سفید تولیہ بُردار تقریباً ایک گز لمبا۔ دوسرا نیلگون سرخ دھاریان تقریباً ایک گز لمبا۔ قادیان مین کسی مہمان کے رہ گئے۔ جلد اطلاع دین۔

رباعی

(مرزا محمود احمد صاحب)

ہائے کثرت مرے گناہون کی ۔ ڈر ہے کوتاہی میری آہون کی
پھر یہ بخشش یہ فضل یہ انعام ۔ کیا طبیعت ہے بادشاہون کی

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

دیسی روشنائی

پنجاب کی عظیم الشان نمائش لاہور سیٹلمنٹ کمشنر صاحب بہادر ان بندوبست کے محکموں حضور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادران کے ماتحت عدالتوں و سکولوں پنجاب ہند کو سوداگروں کی دوکانوں پیشیوں عام شائقینوں۔ اہل قلم کے قلمدانوں میں آ۔ آپ کے پیارے ناظرین دیسی روشنائی الفتخانی منظور شدہ و رجسٹری شدہ گورنمنٹ انڈیا ہے جو ہر دلعزیزی کے جو ہر دکھا کر موجد کی حوصلہ افزائی کیلئے سارٹیفکیٹ پیدا کر رہی ہے۔ مذکورہ بالا تعریفات بالائے طاق رکھیں۔ آنجناب اپنے اطمینان کیلئے نمونہ ضرور مفت طلب فرماویں صرف ٹکٹ بغرض محصول بھیجیں ہمارا نمونہ ہی سارٹیفکیٹ ہو کر جہ نرخ گولیاں تاجرانہ نرخنامہ پڑیہ وزن تولہ ار ۲۴ عدد ایک روپیہ۔ کھلی دستگری روشنائی تیار ہوتی ہے۔ مینیجر کارخانہ روشنائی الفتخانی مالیر کوٹلہ پنجاب

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی و کشمیری اوڑھنی و عینک وپیل و کرسٹس جن بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ارزاں مجھ سے طلب فرماویں۔ انشاء اللہ فائدہ رہیگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی۔ بازار کلاں۔ راولپنڈی

ترکیب صابن سازی سیکھ لو

صابن ایک ایسی شے ہے جسکی ضرورت ہر فرد بشر کو رہتی ہے اور اس کی تجارت نہایت ہی فائدہ مند ہے لیکن افسوس ہے کہ جس کسی کو صابن بنانے کی ترکیب آتی ہو وہ دوسرے کو بتانے میں بخل کرتا ہے اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جو چاہے ہم اسے صابن کی ترکیب پوری کوشش سے سکھا دینگے۔ کوئی یہاں آکر سیکھ لے یا بذریعہ خط کے سیکھ لے۔

دو قسم کے صابن بنانے کی ترکیب کا درست بیان کیا جاتا ہے (۱) ٹھنڈا گرم کرنے کی ضرورت نہیں فیس سکھلانے کی مبلغ عہ ہے (۲) اخبار کو گرم کرکے اور پکا کر اس کی فیس بھی مبلغ عہ ہے صابن جو ہم بتا دینگے وہ عمدہ قسم کا ہوگا۔ تسلی رکھیں۔ عبد الرحمان کاغانی۔ قادیان

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی مخصوصاً بیاض۔ مجرب گکروں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ عہ سرمہ زنگاری۔ مخصوصاً جالا۔ وہ ہندیں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزماؤ۔ قیمت فی تولہ عہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر احمد اللہ خان اینڈ برادرز۔ قادیان (گورداسپور)

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ہم جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں ایسی ہی بیکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہنے میں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی لیکر گھر ڈال رکھتے۔ یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑا وغیرہ کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے

قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے

(۲۰۰۰۰)

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک سفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میری یومیہ آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر پی ایم این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر پٹھوں کے گودے یا خام سفوف کو پکا کر خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگت سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین و مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳ ۹ ۸ روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت خواہشات اور طفولیت کی ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بڈھوں کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز۔ اور بڈھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کرکے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا تا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور